بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

Digitized By Khilafat Library Rabwah

الفضل — ہفتہ وار نمبر — قادیان

یوم دوشنبہ

جلد ۳۳ | ۲۶ ماہ امان ۱۳۲۴ھش | ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ | ۲۶ مارچ ۱۹۴۵ء | نمبر ۷۳

مدینۃ المسیح

ناصر آباد (سندھ) ۲۱ ماہ امان (بذریعہ ڈاک) جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق لکھا ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔ حضور کے اہل بیت اور خدام بھی خیریت سے ہیں

قادیان ۲۵ ماہ امان۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف سردرد اور نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ــــ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے کامل صحت کے لئے دعا کی جائے ــــ سیدہ ام وسیم صاحبہ حرم ثانی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت داڑھ درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے ــــ نظارت دعوۃ و تبلیغ کیطرف سے مولوی عبدالاحد صاحب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی اور مولوی عبدالواحد صاحب کو دھاریوال ضلع گورداسپور کے جلسہ میں شمولیت کے لئے بھیجا گیا ــــ آج بعد نماز ظہر ۳ بجے سے پانچ بجے تک مسجد اقصےٰ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا امتحان زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ ہوا۔ جس میں ۲۱ خدام اور ۷ خواتین شامل ہوئیں ــــ آج بعد نماز مغرب خدام

روزنامہ الفضل قادیان ــــ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ

ہماری مسجد مُبارک

ــــ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ــــ

اسلام میں مساجد کا مقام

اسلام میں مساجد کو جو خاص روحانی مقام حاصل ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ یہ وہ مرکزی نقطہ ہے۔ جس کے ارد گرد اسلامی سوسائٹی کے تمام نیک اعمال چکر لگاتے ہیں۔ یہ اس مقدس کعبۃ اللہ کا عکس ہے جو دنیا میں خدا اور انسان کا پہلا گھر قرار دیا گیا ہے۔ یہ تصویری زبان میں اس روحانی تعلق کا ظاہری اور مادی نشان ہے۔ جو ایک نیک بندے کو اس کے آسمانی آقا کے ساتھ پیوست کرتا ہے۔ یہ اسلامی مساوات کی ایک بولتی ہوئی تصویر ہے۔ جس کے سامنے کسی سرکش اور متکبر انسان کو اپنے کسی غریب اور عاجز بھائی کے مقابل پر بڑائی کا دم بھرنے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ یہ وہ چوبیس گھنٹے کھلا رہنے والا روحانی ہسپتال ہے۔ جس میں ہر دکھتے ہوئے دل پر رحمت کا پھاہا رکھا جاتا ہے۔ یہ وہ امن و عافیت کا حصار ہے جس میں داخل ہو کر انسان دنیا کے فکروں اور اس سفلی زندگی کی پریشانیوں سے نجات پاتا ہے۔ پھر جب ہر مسجد کا یہ حال ہے۔ تو اس مسجد کا کیا کہنا جسے خدائے قدیر و رحیم [illegible] رحمت و قدرت کے ہاتھوں سے خاص طور پر ممسوح کیا ہو۔ اور میں اس جگہ ایک ایسی ہی بابرکت مسجد کا ذکر کرنے لگا ہوں۔

قادیان کی دو مساجد

قادیان میں گو اس وقت خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی کم از کم بارہ مسجدیں ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں صرف دو مسجدیں ہوتی تھیں۔ ایک وہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رہائشی مکان کے ساتھ ملحق ہے۔ جس کا نام **مسجد مبارک** ہے۔ اور دوسری وہ جس کے اندر منارۃ المسیح تعمیر شدہ ہے۔ اور جو عرف عام میں **مسجد اقصےٰ** کہلاتی ہے۔ یہ دو مسجدیں گویا ہماری مرکزی مسجدیں ہیں۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کثرت کے ساتھ نمازیں ادا فرمائی ہیں۔ ان دو مسجدوں میں سے مسجد مبارک کے نام کے متعلق کوئی اختلاف نہیں ہے۔ کیونکہ یہ نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہاموں میں آ چکا ہے۔ اور شروع سے ہی جماعت احمدیہ میں اس مسجد کے متعلق استعمال ہوتا چلا آیا ہے۔ مگر مسجد اقصےٰ کے نام کے متعلق اختلاف ہے۔ اور اختلاف کی گنجائش بھی ہے۔ کیونکہ گو عُرف عام میں یہ مسجد مسجد اقصےٰ کہلاتی ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض تحریرات سے پتہ لگتا ہے۔ کہ حضور نے یہ نام بھی مسجد مبارک ہی پر چسپاں کیا ہے۔ (دیکھو اشتہار خطبہ الہامیہ صفحہ د) لیکن بہرحال اس میں شبہ نہیں۔ کہ یہ مسجد بھی جو مسجد اقصےٰ کہلاتی ہے ہماری مرکزی مسجد ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے اندر کثرت سے نمازیں پڑھتے رہے ہیں۔ اور مرکزی جماعت کے جمعے بھی اسی میں ہوتے رہے ہیں۔ اور خطبہ الہامیہ والا عظیم الشان خطبہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی مسجد میں دیا تھا۔ یہ مسجد جیسا کہ اکثر احباب کو معلوم ہے ہمارے دادا حضرت مرزا غلام مرتضےٰ صاحب کی تعمیر کردہ ہے۔ جو انہوں نے خاص قلبی تحریک کے ماتحت اپنی عمر کے آخری حصہ یعنی ۱۸۷۶ء میں تعمیر کرائی تھی۔ چنانچہ ان کی خواہش کے مطابق ان کی قبر بھی اس مسجد کے پاس بنی تھی۔ جو اب مسجد کے وسیع ہونے پر مسجد کے اندر آ گئی ہے ؎

احمدیت کی اوّل المساجد

اس کے مقابل پر مسجد مبارک جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رہائشی مکان کے ساتھ ملحق ہے۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعمیر کردہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیشتر نمازیں (بلکہ دعوے کے بعد تو غالباً پچانوے فیصدی نمازیں) اسی مسجد میں ادا کی ہیں۔ اور میں اس جگہ اسی مسجد کے متعلق کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ یہ مسجد احمدیت کی اوّل المساجد ہے۔ جو خدا کے فضل سے حال ہی میں وسیع ہو کر پہلے سے دوگنی وسعت اختیار کر گئی ہے۔ سو جاننا چاہیئے کہ اس مسجد کی ابتدائی تعمیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک ہاتھوں سے سنہ ۱۳۰۰ ہجری مطابق ۱۸۸۳ء عیسوی میں ہوئی تھی۔ جبکہ ہمارے دادا اور ہمارے تایا دونوں کی وفات ہو چکی تھی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی زندگی کے ایک نئے دور کا آغاز فرما رہے تھے۔ چنانچہ اس مسجد کی تعمیر کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو الہام اس مسجد کے متعلق ہوا۔ وہ بھی ایک نئے دور کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ اور اس سے مسجد کی تعمیر کی تاریخ بھی نکلتی ہے۔ وہ الہام یہ ہے۔

مسجد مبارک کے متعلق پہلا الہام

مُبَارِکٌ وَ مُبَارَکٌ وَکُلُّ اَمْرٍ مُبَارَکٍ یُجْعَلُ فِیْہِ۔ (تذکرہ صفحہ ۱۰۸)

"یعنی یہ مسجد برکت دہندہ ہے۔ اور برکت یافتہ ہے۔ اور ہر ایک مبارک امر اس میں کیا جائے گا۔" (یہ ترجمہ بھی حضرت مسیح موعود کا کیا ہوا ہے)

اس الہام میں اس مسجد کی تین خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔ اوّل اس کا **مُبَارِکٌ** (ر کی زیر سے) ہونا۔ یعنی یہ مسجد لوگوں کو برکت دینے والی ہے۔ اور جو شخص بھی اس کے اندر روحانی طور پر داخل ہوگا۔ وہ خدا کی خاص برکتوں سے حصہ پائے گا۔ دوم اس کا **مُبَارَکٌ** (ر کی زبر سے) ہونا۔

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر: غلام نبی

یعنی یہ مسجد خدا تعالیٰ کی طرف سے برکت یافتہ ہے۔ اور خدا نے اس کے اندر کئی قسم کی برکتیں رکھی ہوئی ہیں۔ سوئم خدا تعالیٰ ایسا تصرف فرمائیگا۔ کہ اس مسجد میں ہر قسم کے بابرکت کام ہوتے رہینگے۔ یہ تین علیحدہ علیحدہ وعدے ہیں جو اپنے اندر عظیم الشان رحمت اور قدرت کا نشان رکھتے ہیں۔ اور انشاء اللہ قیامت تک ظہور پذیر ہوتے رہینگے۔ بعض لوگ اس الہام کے آخری حصہ کو یوں پڑھتے ہیں کہ کُلّ امرٍ مبارکٌ یُجْعَلُ فیہ جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ ہر امر جو اس مسجد میں کیا جائیگا وہ بابرکت ہو جائیگا۔ مگر یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ اوّل تو یہ معنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کئے ہوئے معنوں کے خلاف ہیں جیسا کہ اوپر کے حوالہ سے ظاہر ہے۔ دوسرے یہ معنی کرنے سے اس آخری فقرہ میں کوئی جدّت نہیں رہتی بلکہ محض پہلے فقرہ کے معنوں کی تکرار ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جب مبارِکٌ (رکی زیر سے) کہکر برکت دینے والی صفت کا مفہوم شروع میں ہی ادا کر دیا گیا ہے۔ تو یہ فقرہ کہ اس مسجد کے اندر جو کام ہوگا۔ وہ بابرکت ہو جائیگا۔ محض ایک تکرار کا رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ جو خدائی کلام کی فصاحت سے بعید ہے۔

پس حق یہی ہے۔ کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ترجمہ سے ظاہر ہے۔ اس الہام کا آخری فقرہ اسی طرح ہے۔ جس طرح میں نے شروع میں لکھا ہے۔ یعنی کُلّ امرٍ مبارَکٍ یُجْعَلُ فیہ اور اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ اس مسجد میں ہر قسم کے بابرکت کام ہوتے رہینگے اور یہ مفہوم مبارِکٌ والے مفہوم سے بالکل جدا اور نیا ہے۔

یہ بات بھی بعض لوگوں کے دلوں میں کھٹک سکتی ہے۔ کہ طبعی ترتیب کے لحاظ سے مبارَکٌ کا لفظ مبارِکٌ کے لفظ سے پہلے ہونا چاہیئے تھا کیونکہ طبعی طریق یہ ہے۔ کہ پہلے ایک چیز خود برکت پاتی ہے۔ اور پھر دوسروں کو برکت دیتی ہے مگر یہ اعتراض کوتاہ نظری کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ صحیح فطری ترتیب وہی ہے۔ جو خدا نے اپنے اس کلام میں رکھی ہے۔ یعنی مبارِکٌ پہلے ہے۔ اور مبارَکٌ بعد میں۔ دراصل یہ انسانی فطرت کا ایک خاصہ ہے۔ کہ جو بات اس کے ساتھ براہ راست اور زیادہ تعلق رکھتی ہے اس کے سننے کے لئے وہ زیادہ بے تاب اور زیادہ چشم براہ ہوتا ہے۔ پس چونکہ مبارِکٌ کی صفت کا انسان کے ساتھ زیادہ تعلق ہے۔ اس لئے کلام الٰہی نے اسے پہلے بیان کیا ہے۔ اور اس طریق کے اختیار کرنے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے سراسر رحمت اور شفقت کا اظہار ہے۔ کہ انسانی فطرت کو دیکھتے ہوئے زیادہ تسلی دینے والے کلام کو مقدم کر لیا ہے۔ کسی بزرگ نے کیا خوب شعر کہا ہے۔ کہ:-

ابن مریم ہوا کرے کوئی
میرے دُکھ کی دوا کرے کوئی

پس گو منطقیانہ رنگ میں یہ سمجھا جائے کہ مبارَکٌ کی صفت پہلے ہونی چاہیئے تھی لیکن علم النفس کے فطری اصولوں کے ماتحت مبارِکٌ کی صفت یقیناً مقدم ہے۔ اور یہی پہلے آنی چاہیئے تھی۔ اور اسی لئے خدا تعالیٰ نے اسے پہلے بیان کیا ہے۔ گو بدقسمتی سے اس وقت جو الہامی عبارت مسجد مبارک میں آویزاں ہے۔ اس میں بھی یہ غلطی ہو گئی ہے۔ کہ کاتب صاحب نے سہواً مبارَکٌ کو مبارِکٌ سے پہلے لکھ دیا ہے۔ لیکن بہرحال جو بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے ثابت ہے وہی درست سمجھی جائیگی۔ الغرض اس الہام میں مسجد مبارک کے متعلق تین عظیم الشان وعدے ہیں۔ (۱) یہ مسجد خدا کے فضل و کرم سے برکت دھندہ ہے (۲) یہ مسجد خدا کی طرف سے برکت یافتہ ہے۔ اور (۳) اس مسجد میں ہر قسم کے بابرکت کام ہوتے رہینگے اور پھر جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ اس الہام سے مسجد کی تعمیر کی تاریخ بھی نکلتی ہے۔ جو ۱۳۰۰ھ ہے۔ اور یہ وہ زمانہ ہے جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماموریت کا الہام تو ہو چکا تھا مگر ابھی تک بیعت کا سلسلہ شروع نہیں ہوا تھا۔

دوسرا الہام

دوسرا الہام جو اس مسجد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہوا وہ بھی اول الذکر الہام کے قریب کے زمانہ کا ہے اور وہ یہ ہے

فیہ برکاتٌ للناس
ومن دخلہٗ کان اٰمنًا

(تذکرہ صفحہ ۱۰۲ حاشیہ و صفحہ ۱۱۲)

یعنی چونکہ اس مسجد میں لوگوں کے واسطے غیر معمولی برکات رکھی گئی ہیں اس لئے اس مسجد کو خدا کے نزدیک یہ مرتبہ حاصل ہے۔ کہ جو شخص بھی اخلاص اور نیک نیتی کے ساتھ اس کے اندر داخل ہوگا۔ وہ ہر قسم کے خطرات سے محفوظ ہو جائیگا۔

اس الہام میں یہ وعدہ دیا گیا ہے۔ کہ اس مسجد میں روحانی طور پر داخل ہونے والا شخص ان تمام خطرات سے محفوظ ہو جائیگا جو ایک سالک راہ کو دین کے رستہ میں پیش آ سکتے ہیں۔ گویا وہ شیطان کے پنجے سے رہائی پا کر خدا کی گود میں چلا جائیگا۔ علاوہ ازیں الفاظ من دخلہٗ کان اٰمنًا میں یہ بھی اشارہ ہے کہ یہ مسجد کعبۃ اللہ کی مثیل ہے۔ اور گویا خدا کے نزدیک حرم ہونے کا شرف رکھتی ہے۔ کیونکہ بعینہٖ یہی الفاظ قرآن شریف میں مسجد حرام کے متعلق بھی استعمال ہوئے ہیں۔

تیسرا الہام

تیسرا الہام جو اس مسجد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہوا وہ یہ ہے۔

بیت الفکر و بیت الذکر

(تذکرہ صفحہ ۱۰۰)

یعنی اے خدا کے مقرر کردہ امام اگر تیرا گھر افکار علمی و روحانی کا گہوارہ ہے جس میں سے اسلام کی تائید میں اور شیطانی طاقتوں کی تردید میں گولہ و بارود تیار ہو ہو کر نکلتا رہیگا تو یہ تیرے گھر کے ساتھ لگی ہوئی چھوٹی سی مسجد خدا کے علم میں بیت الذکر ہے جس میں ہمیشہ خدائے واحد کا نام لیا جاتا رہیگا اور اس کے پجاریوں کی زبانیں ابدالآباد تک خدائے قدوس کے ذکر سے تر رہینگی۔

چوتھا الہام

پھر چوتھا الہام اس مسجد کے متعلق یہ ہے کہ:-

لا راد لفضلہٖ

(تذکرہ صفحہ ۱۱۴)

یعنی خدائے قدیم و علیم نے ارادہ فرمایا ہے کہ آئندہ اس مسجد پر اور اس مسجد کے ساتھ تعلق رکھنے والوں پر اپنے فضل و رحمت کی بارشیں نازل فرمائے اور دنیا کی کوئی طاقت ان فضلوں کو روک نہیں سکیگی۔

یہ الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسجد مبارک کے دروازہ کی پیشانی پر سبز حروف میں لکھے ہوئے دیکھے تھے۔ دروازہ پر لکھا ہوا دیکھنا اس اعلان کو ببانگ بلند پکارنے اور مخالفوں کو یہ کھلا چیلنج دینے کی طرف اشارہ ہے۔ کہ اگر تم میں ہمت ہے۔ تو آؤ اور ان خدائی فضلوں کو روک لو۔ اور سبز رنگ میں یہ اشارہ ہے۔ کہ اس مسجد میں ہمیشہ جنت والی تر و تازگی رہیگی۔ اور کبھی خزاں نہیں آئیگی۔

اسی طرح جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیدائش ہونے والی تھی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیکھا تھا کہ مسجد مبارک کی دیوار پر پیدا ہونے والے بچہ کا نام **محمود** لکھا ہوا ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۱۶۴) اس میں یہ اشارہ تھا کہ یہ بچہ مسجد مبارک والے وعدوں سے حصہ پائیگا اور اپنے کاموں میں محمود نکلیگا۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ خدائی تصرف کے ماتحت مصلح موعود والی پیشگوئی کے ابتدائی اعلان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کاغذ چنا وہ بھی سبز رنگ کا تھا۔ جس نے اس پیشگوئی کو لا راد لفضلہٖ والے سبز رنگ کے الہام کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔

مسجد مبارک کی ایک اور خصوصیت

پھر اس مسجد کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے۔ کہ اس کے اندر یعنی اس کے ملحقہ حجرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ عظیم الشان کشف ہوا تھا جس میں آپ نے یہ نظارہ دیکھا تھا کہ خدا تعالیٰ نے بعض قضاء و قدر کے احکام پر دستخط کرتے ہوئے اپنے قلم کو چھڑکا ہے۔ اور اس چھڑکنے کے نتیجہ میں خدائی روشنائی کے بعض چھینٹے آپ کے کرتے پر بھی گر گئے ہیں۔

(تذکرہ صفحہ ۱۳۱ تا ۱۳۲)

اور یہ وہ بابرکت کرتہ ہے۔ جسے جماعت احمدیہ کے ہزاروں دوست دیکھ چکے ہیں۔ اور اب وہ حضرت میاں عبداللہ صاحب سنوری کے کفن کا حصہ بن کر مقبرہ بہشتی کی پاک زمین میں دفن ہے۔

اس کشف میں یہ اشارہ تھا کہ اب خدائے قدیر اپنی غیر محدود طاقتوں کے ذریعہ ایک نیا نظام قائم کرنے والا ہے۔ جس کی ترقی ظاہری اسباب کے ماتحت نہیں ہوگی۔ بلکہ کرتہ کے چھینٹوں کی طرح خدا کی ازلی طاقت کے ہاتھوں سے خارق عادت رنگ میں ہوگی۔ اور روشنائی کے سرخ ہونے میں یہ اشارہ ہے۔ کہ جس طرح عموماً سرخ روشنائی سرکاری دستاویزات کی اصلاح اور درستی کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ اسی طرح اب خداوندِ عالم نے دُنیا کے موجودہ نظام میں اصلاحی ردّ و بدل کا ارادہ فرمایا ہے۔ اور اس جدید نظام کے لئے قضاء و قدر کے دفتر سے احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔ اور ممکن ہے کہ سُرخ رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض قہری پیشگوئیوں کی طرف بھی اشارہ ہو :

مسجد مبارک کے متعلق ایک لطیف انکشاف

بالآخر اس مسجد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اور لطیف انکشاف بھی فرمایا ہے۔ جس سے اس مسجد کا مقام بہت زیادہ بلند ہو جاتا ہے۔ فرماتے ہیں :-

"قرآن شریف کی یہ آیت کہ سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہ معراج مکانی و زمانی دونوں پر مشتمل ہے۔ اور بغیر اس کے معراج ناقص رہتا ہے۔ پس جیسا کہ سیر مکانی کے لحاظ سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مسجد الحرام سے بیت المقدس تک پہنچایا۔ ایسا ہی سیر زمانی کے لحاظ سے آنجناب کو شوکتِ اسلام کے زمانہ سے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا۔ برکاتِ اسلامی کے زمانہ تک جو مسیح موعود کا زمانہ ہے پہنچا دیا۔ . . . . . . والمسجد الاقصیٰ ھو المسجد الذی بناہ المسیح الموعود فی القادیان۔ سُمّی اقصیٰ لبعدہٖ من زمان النبوۃ"

یعنی اس آیت میں جو مسجد اقصیٰ کا لفظ ہے۔ اس سے وہ مسجد مراد ہے۔ جو مسیح موعود نے قادیان میں تعمیر کی ہے۔ اس کا نام اقصیٰ زمانۂ نبوی کے بُعد کی وجہ سے رکھا گیا ہے۔ (اشتہار خطبہ الہامیہ صفحہ ج و د)

اس بیان میں جو ایک اہم آیت قرآنی کی تفسیر پر مبنی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی بناء کردہ مسجد مبارک کو ہی معنوی اور زمانی رنگ میں وہ مسجد اقصےٰ قرار دیتے ہیں۔ جس کا ذکر قرآن شریف میں آتا ہے۔ اور صراحت فرماتے ہیں۔ کہ اس سے وہ مسجد مراد ہے۔ جو مَیں نے خود قادیان میں تعمیر کرائی ہے۔ اور یہ ایک بہت بڑا شرف ہے۔ جو مسجد مبارک کو حاصل ہُوا ہے :

مسجد مبارک کے برکات

الغرض یہ مبارک مسجد بہت سی برکات کا مجموعہ ہے۔ کیونکہ وہ (۱) خدا کے حکم سے برکت دہندہ ہے۔ یعنی وہ ایسا زبردست روحانی مقناطیس ہے۔ کہ جس سے چھوتی ہے اسے برکتوں سے بھر دیتی ہے۔ (۲) وہ خدا کی طرف سے برکت یافتہ ہے یعنی خدا نے اسے ہر نوع کی برکتوں کا مجموعہ بنا دیا ہے۔ (۳) اس میں ہر قسم کے بابرکت کام ہونے مقدر ہیں۔ فرضی بھی نفلی بھی انفرادی بھی قومی بھی اخلاقی بھی روحانی بھی تنظیمی بھی تربیتی بھی وغیرہ وغیرہ (۴) وہ انسان کے لئے امن و عافیت کا حصار ہے۔ جو اسے ہر قسم کے خطروں سے محفوظ کرتی ہے۔ (۵) وہ ہمیشہ ذکرِ الٰہی سے گونجتی رہیگی۔ (۶) اس پر خدائی فضلوں کی ایسی بارش ہو رہی ہے اور ہوتی رہیگی کہ جسے روکنا کسی انسان کی طاقت میں نہیں۔ (۷) وہ ہمیشہ سرسبز و شاداب رہیگی اور خزاں کی بادِ سموم سے محفوظ (۸) اسکی برکات مصلح موعود کے ساتھ اور مصلح موعود کی برکات اسکے ساتھ باہم پیوست ہیں (۹) وہ اس خدائی اعلان کی علمبردار ہے کہ اب دنیا میں ایک نیا نظام قائم ہونے والا ہے۔ اور (۱۰) وہ دُنیا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معراج زمانی کا آخری نقطہ ہے۔ یہ وہ عشرہ کاملہ ہے۔ جو قادیان کی اس چھوٹی سی مسجد کو حاصل ہے۔ یعنی یہ ننھی منی عمارت اپنے اندر وہ عظیم الشان برقی طاقت چھپائے ہوئے ہے۔ جس کے ذریعہ سے ساری دنیا کا منور ہونا مقدر ہے۔ اس کے اندر وہ بیٹریاں پوشیدہ ہیں۔ جو تدبر کرنے والوں کے لئے دل چڑھا دینے والی روشنی اور سرکشی کرنے والوں کے لئے بھسم کرنے والی آگ کا خزانہ ہیں۔ اب یہ دُنیا کا کام ہے۔ کہ وہ اس کی روشنی کو قبول کرتی ہے۔ یا اس کی آگ کو۔

مسجد مبارک کی ابتدائی شکل

جیسا کہ مَیں بتا چکا ہوں اس مسجد کی تعمیر ۱۳۰۰ھ ہجری مطابق ۱۸۸۳ء عیسوی میں ہوئی تھی۔ اس وقت یہ ایک بہت چھوٹی سی عمارت قلمدان کی صورت میں ہوتی تھی جس کا نقشہ مع پیمائش قریباً یوں تھا :-

جنوب

مشرق — مغرب

فٹ ۹ — انچ ۱½ — فٹ ۱۰ — انچ ½ — فٹ ۴ — انچ ۷
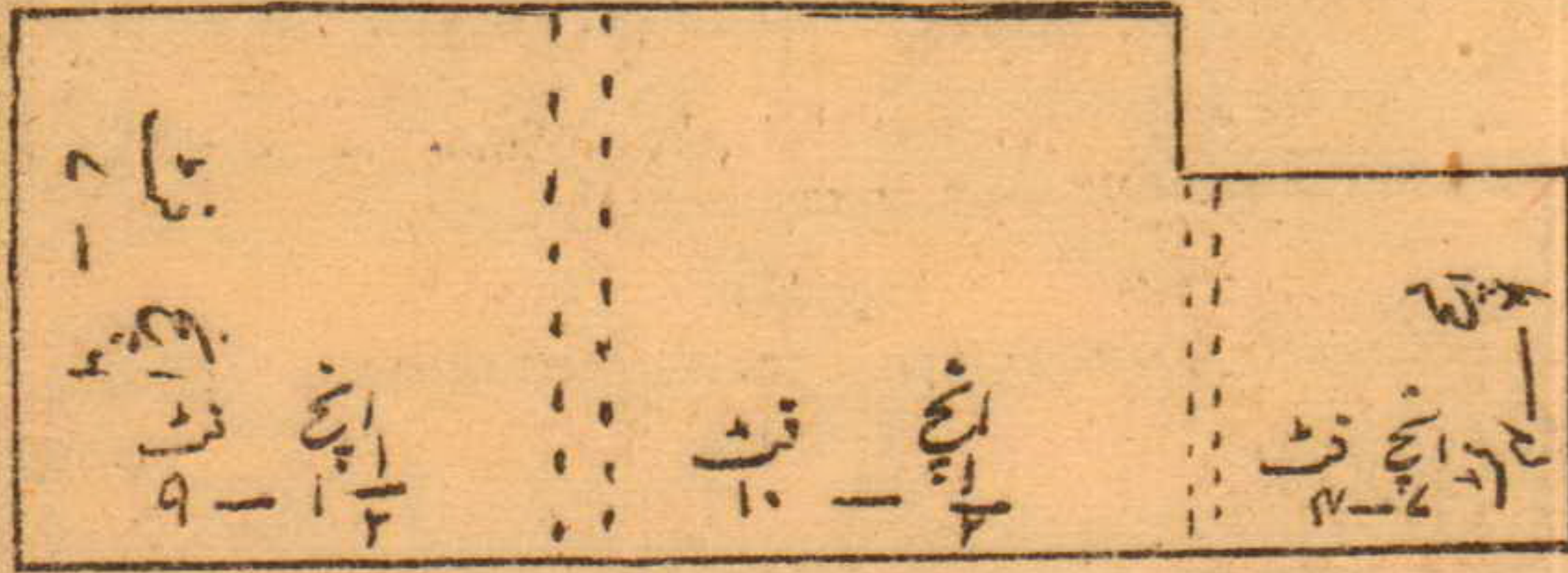
شمال

دُوسری شکل

اس کے بعد مسجد مبارک کی پہلی توسیع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہی اور آپ کے منشاء کے مطابق صدر انجمن احمدیہ کے انتظام کے ماتحت ہمارے نانا جان مرحوم کی نگرانی میں ۱۹۰۷ء میں ہوئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی وفات تک جو مئی ۱۹۰۸ء میں ہوئی اسی توسیع شدہ حصہ میں نمازیں ادا فرماتے رہے۔ گویا اس توسیع نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں سے اصل مسجد کی برکتوں کا خمیر حاصل کر لیا لیکن مجھے یاد ہے کہ جب ۱۹۰۹ء میں حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعض اراکین انجمن پر خفا تھے۔ تو ایک تقریر کے وقت جو انہی لوگوں کے فتنہ کے متعلق تھی آپ مسجد کے توسیع شدہ حصہ سے اٹھ کر اصل پرانے حصہ میں آ کر کھڑے ہو گئے تھے۔ اور فرمایا تھا۔ کہ اس وقت میں اپنے امام کے ہاتھوں کی بنائی ہوئی مسجد میں کھڑا ہونگا۔ مگر حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کا یہ فعل ایک وقتی تنبیہ کے رنگ میں تھا۔ ورنہ اس میں ہرگز کوئی شبہ نہیں۔ کہ یہ توسیع شدہ حصہ مسجد مبارک ہی کا حصہ ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے اس کا حصہ ہی سمجھا۔ اور اس میں بہت سی نمازیں ادا فرمائیں۔ اور پھر آپ کے خلفاء بھی اسی میں نمازیں پڑھاتے رہے ہیں۔ ۱۹۰۷ء والی توسیع کے بعد مسجد مبارک کی شکل یہ ہو گئی :-

تیسری اور موجودہ شکل

اس کے بعد دوسری توسیع اب سنہ ۱۹۴۴ء میں آکر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ہاتھوں سے ہوتی ہے۔ اور اس توسیع کے لئے روپیہ بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ذاتی اپیل پر دوستوں نے پرجوش طوعی چندوں کی صورت میں پیش کیا ہے جس میں ایک معقول حصہ خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذاتی چندہ کا بھی شامل ہے اور اس تعمیر کی نگرانی کا کام حضور کے حکم کے ماتحت یہ خاکسار سرانجام دیتا رہا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اور عملی نگرانی سید سردار حسین شاہ صاحب اوورسیر نے کی ہے۔ فجزاہ اللہ خیراً۔ یہ توسیع عملاً دسمبر سنہ ۱۹۴۴ء میں مکمل ہو چکی تھی۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے مورخہ ۲ دسمبر کو اس حصہ میں نماز کا آغاز کر دیا تھا گو تکمیل کی بعض جزئیات کا سلسلہ سنہ ۴۵ء میں بھی جاری رہا ہے۔ اس آخری توسیع کے بعد اب مسجد مبارک کی شکل یوں ہے:۔

جنوب

۲۸ فٹ — ۲ انچ

سنہ ۱۹۴۴ء کی توسیع

۷۱ فٹ — ۹ انچ

مشرق — مغرب

محراب

سنہ ۱۹۰۷ء کی توسیع

سنہ ۱۸۸۳ء کی اصل تعمیر

۲۷ فٹ — ۸ انچ

شمال

یہ مسجد چھت کے اوپر واقع ہے۔ جس کے نیچے دفاتر اور گلیاں وغیرہ ہیں اور اس کے اوپر تیسری منزل پر مسجد کا صحن ہے۔ جہاں گرمیوں میں نماز ہوتی ہے۔ اس آخری توسیع کو اس خصوصیت کے علاوہ کہ یہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذاتی تجویز پر ذاتی تحریک سے جمع شدہ چندہ سے تعمیر ہوئی ہے۔ یہ خصوصیت بھی حاصل ہے۔ (اور در اصل یہ ایک عجیب توارد ہے) کہ اس کی تعمیر گویا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دعویٰ مصلح موعود کے ساتھ بطور توام یعنی جوڑیں بچہ کے پیوستہ ہے۔ یعنی جس طرح مسجد مبارک کی ابتدائی تعمیر کے ساتھ مصلح موعود کی پیشگوئی کے اعلان کا جوڑ تھا۔ اسی طرح اس آخری توسیع کو اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے ساتھ جوڑ ہے۔ کیونکہ ادھر خدا نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پر اس پیشگوئی کے مورد ہونے کا انکشاف فرمایا اور اُدھر آپ کے دل میں اس مسجد کی توسیع کا خیال پیدا کر دیا۔

الغرض قادیان کی یہ چھوٹی سی مسجد ایک عجیب و غریب شان رکھنے والی اور ایک نادر مجموعہ برکات ہے۔ مگر روحانی برکتیں ایک چشمہ کا رنگ رکھتی ہیں۔ اور کسی چشمہ کے اندر خواہ کتنا ہی پانی ہو اس سے سیراب ہونے کے لئے بعض خارجی باتوں کی بھی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اور روحانی برکتوں سے فیضیاب ہونے کے لئے خصوصیت سے ضرورت ہے انسان کی طرف سے شوق و طلب کی اور خدا کی طرف سے توفیق و فضل کی اور خوش قسمت ہے وہ جس کا کیا ہی خوش قسمت ہے وہ جسے یہ دونو باتیں نصیب ہو جائیں۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان ۲۳/۳/۴۵

ینقطع عن آبائک و یبدء منک

مندرجہ بالا الہام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان ظہور ایک اور صورت میں بھی جلوہ گر ہوئی ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص حکمت کے ماتحت حضور کے آباء و اجداد کی بعض شاخوں کو منقطع کر دیا اور میں سمجھتا ہوں خود ان کو بھی پتہ نہ رہا کہ ہم ان سے منسلک ہیں۔ اس کے کئی وجوہ ہیں۔ منجملہ ان کے گردش زمانہ۔ اور برادریوں کی باہمی آویزشیں اب دو پرانے شجرہ نسب سلطانپور اور تنز چھتر سے ملے ہیں جن میں سے ایک کی نقل میرے سامنے ہے ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرزا گل محمد کے اجداد (دادا کے دادا) مرزا محمد دلاور (جیسا کہ شجرہ نسب مطبوعہ سے بھی ظاہر ہے) کے بیٹے مرزا محمد زماں کے دو لڑکے دنیا بیگ اور گدائی بیگ ہیں جن میں سے مرزا دنیا بیگ کی اولاد سے مرزا رحمت اللہ ہیں جن کے بیٹے مرزا اکبر بیگ کے پوتے مرزا عبد المجید کلرک و دیگر برادران ہیں اور دوسرے بیٹے مرزا آگاماں بیگ کی اولاد سے مرزا غلام اللہ مرحوم ہیں جن کی اولاد سے مرزا اسلام اللہ وغیرہ ہیں اور تیسرے بیٹے مرزا قادر بیگ کی اولاد سے مرزا نذیر علی وغیرہ ہیں اور مرزا گدائی بیگ کی اولاد مرزا بڈھا بیگ سے مرزا محمد اسمٰعیل مرحوم و مرزا احمد بیگ ان کی اولاد مرزا دین محمد وغیرہ ہیں۔ یہ سب قادیان کے باشندے ہیں اور احمدی ہیں۔ اور روحانی طور سے منسلک ہونے کے علاوہ اب یہ بھی معلوم ہو رہا ہے۔ کہ یہ آباء و اجداد سے جسمانی رشتہ بھی رکھتے ہیں۔ گویا یبدء منک کا ظہور ہے۔ کہ اب ان کا احیاء ہوا ہے میں امید کرتا ہوں۔ کہ ان شجروں پر تحقیق نظر ڈال کر تمام شاخوں کا پتہ لگایا جائیگا۔ تا ان سب تک سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ پہنچے اور پھر وہ اپنی روحانی و اخلاقی اصلاح کر کے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مرتبط ہوں۔ وہاں جسمانی طور پر بھی اپنا مقام حاصل کر لیں۔

اکمل عفا اللہ عنہ

حریمِ ناز میں آ بے نیازِ دو جہاں ہو جا

از مکرم مولوی برکت علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لدھیانہ

سراپا نطق بن کر بے زبانوں کی زباں ہو جا
جنوں پروردۂ الفت کمالِ عشق پیدا کر
امنگیں کر نئی پیدا اولوالعزمی کا دور آیا
نہ رہ سود و زیاں کی فکر میں ڈوبا ہوا غافل
خس و خاشاکِ باطل کو جلا دے حق کے شعلوں سے
مری تاریک دنیا رو کشِ صد طور ہو جائے

تو اے دردِ نہاں لوحِ جبیں سے خود عیاں ہو جا
اک ادنیٰ ذرۂ خاکی سے خورشیدِ جہاں ہو جا
مجاہد بن شجاعت کی مجسم داستاں ہو جا
بھنور میں کود جا۔ ہمدوشِ بحرِ بیکراں ہو جا
سراسر گرمیٔ رفتار سے برقِ طپاں ہو جا
تو بن کر چودھویں کا چاند زیبِ آسماں ہو جا

نکل دار و رسن لے کر جہانِ عشق میں لائق
حریمِ ناز میں آ بے نیازِ دو جہاں ہو جا

اشارے

نسیم سیفی صاحب بی۔ اے مجاہد افریقہ کی نظموں کے پہلے مجموعہ کے متعلق حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں۔ سلسلہ کے نوجوان نسیم سیفی نے اپنی چند نظموں کا ایک مجموعہ شائع کیا ہے جس کا نام رکھا ہے۔ "اشارے" یہ مجموعہ ان کی موزونیٔ طبع علمی لیاقت اخلاص و محبت کا اظہار ہے۔ جس کے پڑھنے سے ایک احمدی و الہامی لطف حاصل کر سکتا ہے قیمت ۸ فی جلد ملنے کا پتہ: سلطان برادرز قادیان۔

احمدیہ مشن گولڈ کوسٹ کی تبلیغی سرگرمیوں کی سہ ماہی رپورٹ

۸۵ کس داخل احمدیت ہوئے۔ مقامی احمدیوں کی شاندار قربانیاں

جیساکہ احباب کرام کو شائع شدہ رپورٹوں سے معلوم ہو چکا ہے۔ افریقہ کے کئی ایک ممالک میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے احمدیت کو خاص طور پر ترقی حاصل ہو رہی ہے۔ اور احمدی مبلغین پورے زور کے ساتھ اعلائے کلمۃ اللہ کے کام میں مصروف ہیں۔ گولڈ کوسٹ کے مبلغ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے حال میں ۱۹۴۴ء کی آخری سہ ماہی کی جو رپورٹ ارسال کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس عرصہ میں انہوں نے ۱۰۲ مختلف مقامات میں تبلیغ کی۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ۸۵ اصحاب داخل سلسلہ ہوئے۔ الحمد للہ

مقامی نوجوان خدمت دین کے میدان میں

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ مقامی نوجوان بھی اسلام کی خدمت کے لئے تیار ہوتے جا رہے ہیں۔ چنانچہ مولوی صاحب نے لکھا ہے۔ کہ سالٹ پانڈ سینیئر سکول کے دو نوجوانوں کو اس عرصہ میں بطور مشنری ٹیچر سیرالیون بھیجا گیا ہے۔ ان کی روانگی سے قبل ان کے اعزاز میں سکول کی طرف سے ایک گارڈن پارٹی دی گئی۔ اس تقریب پر سکول کے ہیڈ ماسٹر کے علاوہ خود مولوی صاحب نے بھی طلباء کو مفید نصائح کیں۔

ہمارے مبلغین کی سعی سے مقامی نوجوان تعلیم میں کافی دلچسپی لے رہے ہیں۔ چنانچہ سکول ہذا کی طرف سے ۱۸ طلباء شریک امتحان ہوئے جن میں سے ۱۴ کامیاب ہوئے۔ اور دو نے ان میں سے امتیاز حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

ان علاقوں میں جماعت احمدیہ تبلیغ کے علاوہ تعلیمی لحاظ سے جو شاندار کام سرانجام دے رہی ہے۔ سرکاری حکام بھی اسکی اہمیت تسلیم کرتے ہیں۔ اور تعلیمی امور میں ہمارے مبلغین کے ساتھ مشورے کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ عرصہ زیر رپورٹ میں جو افسر تعلیمی سروے کے لئے آئے۔ مولوی صاحب کی ان کے ساتھ اس موضوع پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ جس کے دوران میں آپ نے ان کو تبلیغ بھی کی۔ اور لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔

ایک مقامی دوست کی شاندار قربانی

مقامی احمدیوں کے اخلاص کا اندازہ کرنے کے لئے یہ امر کافی ہے۔ کہ وہ سلسلہ کے لئے ذوق سے قربانیاں کر رہے ہیں۔ چنانچہ مقام اسارچر کے ایک دوست نے احمدیہ گرلز سکول کے لئے دس ایکڑ زمین وقف کی ہے۔ جو وہاں سینکڑوں پونڈ خرچ کرنے پر بھی ملنی مشکل تھی۔ اللہ تعالےٰ ہمارے ان دوستوں کے اخلاص میں برکت دے۔ آمین۔

جنرل کانفرنس احمدیہ مشن گولڈ کوسٹ

مکرم مولوی صاحب نے لکھا ہے۔ کہ ۴-۵-۶ جنوری ۱۹۴۵ء کو السیم کے مقام پر جنرل کانفرنس منعقد ہوئی۔ احمدیت کے ساتھ لوگوں کی عقیدت کا یہ حال ہے۔ کہ پانچ پانچ سو میل دور دراز کا سفر طے کر کے بعض دوست اس میں شریک ہوئے۔ حاضرین کی تعداد اڑھائی ہزار کے قریب تھی۔

بعض اہم فیصلے

پہلے روز مجلس مشاورت منعقد ہوئی۔ جس میں بعض اہم امور طے کئے گئے۔ پہلا فیصلہ یہ کیا گیا۔ کہ یکم مارچ ۱۹۴۶ء کو جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ کی سلور جوبلی منائی جائے۔ اور اس موقع پر مقامی جماعت مبلغ انچارج کو تین ہزار پونڈ کی گرانقدر رقم اشاعت اسلام کے لئے پیش کرے۔ جوبلی سے پہلے پہلے سالٹ پانڈ میں ایک عالیشان مسجد تعمیر کی جائے۔ اور احمدیہ گرلز سکول کو مکمل کیا جائے۔ جوبلی کے بعد کماسی مشن ہاؤس کی تکمیل کی جائے۔ ان فیصلوں سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ ہمارے ان دوستوں کے ارادے اور عزائم کس قدر بلند ہیں۔ اور وہ باوجود کم استطاعت ہونے کے کس قدر شاندار قربانیاں کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار پاتے ہیں۔

مسجد کا افتتاح

مجلس مشاورت کے بعد السیم کی مسجد کا افتتاح عمل میں لایا گیا۔ اس موقعہ پر مکرم مولوی نذیر احمد صاحب نے تقریر کی۔ اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ رات کے وقت خواتین کا اجلاس ہوا۔

خدام الاحمدیہ کی رپورٹ

دوسرے روز صبح خدام الاحمدیہ نے اپنی ۵ رپورٹ پیش کی۔ اور ۶/۴ پونڈ کی رقم ہاتھ سے کام کرنے کے نتیجہ میں جمع کی۔ اس کے بعد نماز جمعہ ادا کی گئی۔ جس کے بعد مکرم مولوی صاحب نے گذشتہ سال کی تبلیغی کارگذاری کو جماعت کے سامنے پیش کیا۔ مسجد کے لئے چندہ کی تحریک پر قریباً دو صد پونڈ کی رقم کے وعدے ہوئے۔ ایک خاتون نے دس پونڈ دس شلنگ کی رقم پیش کی۔ تیسرے روز اکابرین سلسلہ نے تقریریں کیں۔ اور دعا کے بعد کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

خدام الاحمدیہ

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دس سال قبل خدا تعالیٰ کے خاص القاء کے ماتحت تحریک جدید ایسی عظیم الشان تحریک جاری فرمائی۔ جماعت کی اقتصادی اصلاح اخلاقی درستی اور تبلیغ کے کام کو اسکی انتہائی وسعتوں تک پھیلانے کا عظیم الشان مقصد ہمارے آقا کے سامنے تھا۔ اس الٰہی تحریک کی مقبولیت کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت کے قلوب کو ایسا گرمایا۔ کہ یہ تحریک آناً فاناً ساری جماعت نے اپنالی۔ مخلصین نے نہایت جوش سے اس میں حصہ لیا۔ عملی طور پر ہر میدان میں اترے اپنا مال مطالبہ سے بہت بڑھ کر پیش کر دیا۔ اور اپنی زندگیاں سلسلہ کے لئے وقف کر دیں۔

تحریک جدید کی فوج

تحریک جدید ۱۹ مطالبات پر حاوی ہے۔ ان میں مالی مطالبات تو مختلف پیرایہ میں وقتاً فوقتاً جماعت کے سامنے بار بار آتے رہے ہیں۔ بقیہ اٹھارہ مطالبات کو دہرایا گیا ہے۔ مگر اس کثرت سے نہیں جس طرح مالی مطالبہ اسکے نتیجہ میں ہمارے وہ اطفال جو تحریک کے اجراء کے وقت پیدا نہیں ہوئے تھے۔ یا وہ خدام جو ابھی اطفال تھے۔ اس تحریک کی پوری اہمیت سے واقف نہیں۔ تمام قائدین اور زعماء کرام خصوصاً اس امر کو پیش نظر رکھیں کہ جب کبھی ان مطالبات کے متعلق کوئی نوٹ الفضل میں آئے۔ تمام خدام کو جمع کر کے اسکو بار بار سنائیں۔ تا یہ آواز ہر کان میں پوری طرح گونجے بار بار گونجے اور اس وقت تک گونجتی رہے۔ جبتک کہ سننے والا اس پر پوری طرح عمل نہ کرے۔ خاکسار ملک عطاء الرحمٰن معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خطبہ نمبر کے خریداروں کو ضروری اطلاع

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر سندھ کی وجہ سے چونکہ اس ہفتہ بھی خطبہ نمبر شائع نہیں ہو سکے گا۔ اس لئے یہ پرچہ جس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا نہایت ہی قیمتی اور روحانیت سے پُر مضمون شائع ہو رہا ہے۔ ارسال کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ احباب پڑھ کر محظوظ ہونگے (مینیجر)

نفع مند کام کے لئے روپیہ نہ بھیجیں

نظارت بیت المال کی طرف سے "نفع مند کام" کے عنوان کے ماتحت اخبار میں جو اعلان وقتاً فوقتاً نکلتا رہا ہے۔ اس کے متعلق احباب کی آگاہی کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ تا اطلاع ثانی کوئی دوست آئندہ اس غرض کے لئے روپیہ نہ بھیجیں اور نہ خط و کتابت کرنے کی تکلیف فرمائیں۔ کیونکہ اس وقت صدر انجمن احمدیہ کو مزید روپیہ کی ضرورت نہیں ہے (ناظر بیت المال)

لجنہ اماء اللہ بیرونجات کیلئے ایک ضروری اعلان

مجلس مشاورت کے موقعہ پر انشاء اللہ لجنہ اماء اللہ کا بھی ایک جلسہ منعقد ہوگا۔ تمام لجنات کو چاہیئے کہ اپنی اپنی لجنہ سے نمائندہ بھجوائیں۔

خاکسار مریم صدیقہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

"ہر سچا احمدی اس جہاد میں شریک ہوگا"

سیدنا حضرت امیر المؤمنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔ "تبلیغ ایک جہاد ہے۔ اور یہ جہاد ہر شخص پر فرض ہے۔ تو جو شخص اپنے اہم فریضہ کو ترک کرتا ہے۔ اس کے گنہگار ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ پس ہر احمدی جو اپنی زبان سے دوسروں کو تبلیغ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اگر وہ اپنے اوقات میں سے تبلیغ کے لئے کوئی وقت نہیں دیتا۔ وہ یقیناً ایک فریضہ کو ادا نہ کرنے کی وجہ سے ایسا ہی گنہگار ہے جیسے نماز کا تارک گنہگار ہے۔ پس اس مسئلہ کی اہمیت جماعت کو اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے۔ اور یہ امر ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ کہ اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن کا فرض ہے۔" مجلس خدام الاحمدیہ:۔

نوٹ:۔ آپ کو اس فرمان پر عمل کرنے کے لئے اعلیٰ طور پر بلاتی ہے۔ اور فی الحال یہ درخواست کرتی ہے کہ (۱) مجلس کے انتظام کے ماتحت کم از کم پندرہ دن تبلیغ کے لئے وقف کریں۔ (۲) ہفتہ میں کم از کم ایک تبلیغی خط اپنے کسی رشتہ دار یا دوست کو لکھیں (۳) اجتماعی طور پر دو دو کی صورت میں پیغام حق پہنچائیں۔ (۴) اپنی تبلیغی کارگزاری کی باقاعدہ ہفتہ وار رپورٹ مرکز میں بھیجیں۔ (نائب مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۱۶۶ -نواب بی بی زوجہ چوہدری غلام محمد صاحب قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۰ سال ساکن سٹھیالی P.O قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں تفصیل جائیداد (۱) مہر -/۳۲ روپے (۲) جائیداد -/۱۶۸ روپیہ (۳) زیور نقرئی -/۵ روپے (۴) اید ہنسی نقرئی مبلغ -/۱۰ روپیہ کل میزان -/۲۱۵ روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد میں پیدا کروں گی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری وفات پر اگر کوئی جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نوٹ:۔ جو تحریر دوسری سیاہی سے تحریر کی گئی ہے۔ وہ بھی میرے ہاتھ کی تحریر ہے اس پر کوئی اعتراض موصیہ و شاہد و کاتب الحروف کو نہیں۔ محمد شفیع کاتب الحروف الامۃ نشان انگوٹھا نواب بی بی۔ گواہ شد محمد علی ولد غلام محمد صاحب۔ گواہ شد۔ نشان انگوٹھا غلام محمد خاوند موصیہ۔ محمد شفیع کاتب الحروف

نمبر ۸۱۶۵ منکہ فہمیدہ بیگم زوجہ محمد حسین صاحب آزاد سبحانی قوم احمدی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دار الرحمت قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کل جائیداد اس وقت بصورت حق مہر اور زیورات ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے سوئی کلپ ڈیڑھ تولہ۔ انگوٹھی ایک۔ کلپ ایک تولہ۔ مہر چار سو روپیہ ہے اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اسکے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد فہمیدہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد۔ عزیز بیگم والدہ موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد رضیہ بیگم گواہ شد:۔ علی محمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۱۶۷ منکہ لال دین ولد بدر الدین صاحب قوم منہاس راجپوت عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۱ء ساکن دار البرکات قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں تفصیل جائیداد:۔ مبلغ -/۲۰ روپیہ ماہوار وظیفہ کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ بیں اس آمد کا ۱/۸ حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد ہوئی۔ تو اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے متروکہ کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد بقلم خود لال دین بر مکان مستری احمد الدین محلہ دار البرکات قادیان۔ گواہ شد میاں عبداموہی۔ گواہ شد علی محمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۲۶۱ منکہ امۃ اللہ زوجہ شیخ عابد علی قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں البتہ میرا ایک ہزار روپیہ حق مہر ہے جو بذمہ خاوند ہے۔ جس کی میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی اور جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد امۃ اللہ دار الفضل قادیان۔ گواہ شد شیخ عابد علی خاوند موصیہ گواہ شد:۔ نواب خاں ملک

گجراتی تبلیغی ٹریکٹ

خاکسار نے گجراتی زبان میں ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ جو گجراتی دان ہندو۔ پارسی۔ خوجہ میمن بوہرے وغیرہ اقوام کے لئے انشاء اللہ مفید ہوگا۔ جو دوست اپنے علاقے کے گجراتی دان لوگوں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں۔ وہ خاکسار سے **مفت** منگوالیں۔

خاکسار:۔ عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

طبیہ عجائب گھر قادیان کی مجرب و زود اثر ادویات

زد جام عشق:۔ مردانہ طاقتوں کے لئے بے نظیر دوا ہے۔ قیمت ایک روپیہ کی چھ گولیاں

محافظ شباب گولیاں:۔ یہ نسخہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا ہے۔ مقوی دل و دماغ۔ معین حمل و محافظ شباب ہے۔ بواسیر اور رحم کی تمام بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے حد مفید ہیں۔ قیمت روپیہ کی چار گولیاں

سونے کی گولیاں:۔ پیشاب کی جملہ امراض کے لئے نہایت مفید۔ اور مردانہ قوی کو طاقتور بناتی ہیں۔ زائل شدہ طاقت کو بحال کرکے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ کی پانچ

ست سلاجیت آفتابی:۔ فوائد:۔ مخرج سنگ مثانہ۔ مقوی گردہ۔ دافع ورم و چوٹ مقوی اعضائے رئیسہ۔ مزید حرارت غریزی۔ سوزاک۔ جریان۔ بواسیر خونی اور خشک ضعف باہ کو مفید ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی۔ جگر و مثانہ کو صاف کرتی۔ اور پیشاب آور ہے۔ پٹھوں کو قوت دیتی۔ سردیوں میں بدن کو گرم رکھتی اور پرانے دردوں کو دور کرتی ہے۔ اس کی تعریف کی یہ جگہ متحمل نہیں ہو سکتی۔ آپ یقین رکھیں کہ بہترین سلاجیت آفتابی اور کہیں سے نہیں مل سکتی۔ قیمت ست سلاجیت آفتابی درجہ اول عہ تولہ۔ آتشی ایک روپیہ تولہ۔

اطریفل زمانی:۔ یہ معجون خالص شہد میں تیار کی گئی ہے۔ زکام نزلہ۔ کھانسی کے لئے بیحد مفید ہے۔ رات کو دودھ کے ساتھ یا ناشتے کھائیں تو قبض دور ہو جائے گی اور زکام جاتا رہے گا۔ دماغ کے تنقیہ کے لئے لاثانی دوا ہے۔ دماغ کو طاقت دیتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ چھٹانک

خان عبدالعزیز خان حکیم حاذق
مالک و مینیجر طبیہ عجائب گھر قادیان

حضرت نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ

نیا جہان ═ نئی زمین ═ نیا آسمان

قبریں پھٹ گئیں۔ مردے جی اٹھے۔ اندھے سوجاکھے ہو گئے۔ بہرے سننے۔ گونگے بولنے اور لنگڑے لولے چنگے بھلے ہو کر دوڑنے لگے۔ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام نے نفخ صور کا سا کام کیا۔ قدسیوں کے شہنشاہ کی روحانی تجلی اور قوت قدسی نے جاہل کو عالم۔ بیوقوفوں کو دانا اور فرزانہ بنا دیا۔ بھیڑ بکریاں چرانے والے۔ اونٹوں اور ڈھور ڈنگروں کو ہانکنے والے روحانی فلاسفر اور گوری کالی قوموں کے راہ نما بنا دیئے گئے۔ وادی غیر ذی زرع اور سنگلاخ اور چٹیل میدانوں اور سراب نما ریگزاروں میں حیران و سرگرداں پھرنے والے ادیبہ پیما جہاں کے استاد ہو گئے۔ دشت ہائے پرخار کے مکین اور خیمہ مکین قیصر و کسریٰ کی سلطنتوں کو الٹ کر ایوان کسریٰ اور قصر حمرا کے مالک بن گئے۔ اور ذرا ذرا سی بات پر صدیوں تک خون خرابہ کرنے والے صلح کے پیامبر۔ غرض نیا جہان۔ نئی زمین اور نیا آسمان بن گیا۔ اگر آپ ان تمام انقلابات کی تفصیل ملاحظہ کرنی چاہتے ہیں۔ تو

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

نامی کتاب مطالعہ فرمائیں ہدیہ صرف دو روپے حجم پونے چار سو صفحات ۳۷۵ کاغذ ڈمی
المشتہر:۔ حکیم محمد عبداللطیف شہید تاجر کتب احمدیہ بازار قادیان شریف

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی
بعدالت لالہ اقبال کرشن نیرا صاحب
بی اے ایل ایل بی۔ پی سی۔ ایس ایڈیشنل
سب جج صاحب درجہ اول سیالکوٹ

دعویٰ دیوانی ۳۸۸/۷

مسماۃ فاطمہ بی بی دختر حاکم کمہار۔ دھیدو سرا

بنام سلطان

دعویٰ فسخ نکاح بنام سلطان ولد نظام دین قوم کمہار سکنہ بوہڑوالی تحصیل گوجرانوالہ۔ مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی سلطان مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام سلطان مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر سلطان مذکور تاریخ ۴ ماہ اپریل ۱۹۴۵ء کو مقام سیالکوٹ حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۳/۵ ۱۹۴۵ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم
بحروف انگریزی

مہر عدالت

قادیان میں نہایت باموقع

سکنی اراضی برائے فروخت

میرے پاس محلہ دارالبرکات قادیان میں ریلوے سٹیشن کے نزدیک بعض نہایت باموقع قطعات اراضی قابل فروخت ہیں۔ جو کوٹھی اور مکان کی تعمیر کے لئے نہایت موزوں ہیں۔ **قیمت نہایت واجبی۔** خواہشمند احباب میرے ساتھ خط و کتابت کریں یا خود ملیں

قریشی محمد مطیع اللہ۔ قریشی منزل۔ دارالعلوم قادیان

خریداران "الفضل" کی خدمت میں ضروری اطلاع:۔ جن دوستوں کا چندہ اخبار "الفضل" ۲۰ اپریل تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے ان کے اخبار کی چٹ پر سرخ پنسل کا نشان کیا جارہا ہے۔ ایسے دوست اپنا چندہ مجلس مشاورت پر تشریف لانے والے دوستوں کے ذریعہ یا خود ادا فرما کر ممنون فرمائیں۔ ورنہ مشاورت پر عدم ادائیگی کی صورت میں اپریل کے پہلے ہفتے میں وی پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ یا قبل از وقت ترسیل زر کے متعلق اطلاع دیدیں۔

(مینیجر)

درخواست دعا

میرے عزیز بھائی حمیداللہ خاں کا ٹمپریچر ۲۲ مارچ کو ۲ بجے رات سے لیکر ۲۳ کی شام ۴ بجے تک نارمل رہا۔ ۴ بجے کے بعد ۱۰۰ تک ٹمپریچر ہوگیا رات کو ۱ بجے سے کم ہونا شروع ہوگیا۔ پھر رات کو ۲ بجے سے لے کر کل شام کے ۶ بجے تک نارمل رہا۔ گویا متواتر ۱۶ گھنٹے نارمل رہا۔ جو کہ علاج کے نہایت ہی کامیاب ہونے کی علامت ہے۔ پھر رات کو ۹۹.۶ تک ٹمپریچر تھا۔ آج پھر رات کے دو بجے سے نارمل ہے۔ زخم کی حالت بھی نہایت اچھی ہے۔ کل کرنل نٹ صاحب آئے تھے جن کی وساطت سے پنی سیلین مہیا ہوئی ہے انہوں نے بھی حالت دیکھ کر فرمایا۔ کہ حالت بہت تسلی بخش ہے۔ اور یہ علاج کامیاب ہو رہا ہے۔

پس صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نیز تمام احمدی احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دوست دعا کو جاری رکھیں کہ خدا تعالیٰ عزیز کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے اور عزیز کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ خاکسار بیگم چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں ۸ پارک روڈ۔ نئی دہلی

سنہری موقع } ایک بہت ہی شاندار بلڈنگ جس کی مکانیت بہت وسیع دو منزلہ جنگ سے قبل جس کی الیکٹرک فٹنگ پر ہی قریباً چار صد روپیہ خرچ آیا تھا۔ برلب شاہراہ جس کے لگے کی قادیان میں شاید ہی دو چار بلڈنگیں ہوں قابل فروخت ہے۔ موقع نہایت ہی اچھا۔ نصرت گرلز ہائی سکول۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول و کالج۔ مسجد مبارک اور شہر صرف پانچ منٹ کے فاصلہ پر ہیں۔ اسٹیشن دس منٹ پر۔ قیمت زبانی یا بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتی ہے۔ جن کی درخواستیں پہلے آئیں گی۔ انہیں ترجیح رہے گی۔

پتہ:۔ مینیجر اخبار نور — نور بلڈنگ — قادیان (پنجاب)

مطبوعات طب جدید مشرقی

وہ لوگ جو علم طب سے دلچسپی رکھتے ہیں یا طبیب ہیں۔ اگر صحیح معنوں میں طبیب بننا چاہتے ہیں۔ تو دور حاضرہ کے طبیب اعظم۔ مجدد طب۔ استاذ الاطباء حکیم احمد دین صاحب موجد طب جدید اور آپ کے جانشین سراج الاطباء حکیم مختار احمد صاحب صدر آل انڈیا انجمن خادم الحکمت شاہدرہ کی علمی و عملی تصانیف کا مطالعہ فرمائیں باوجود گرانی زمانہ کے قیمتیں سابقہ مقرر ہیں۔ فہرست معہ قیمت درج ذیل ہے:۔ ہمارا طب — حرز جان حصہ اول و دوم — حرز جان حصہ سوم اکسیرات طب جدید — طبی اربعین — در مکنون — اسرار خفی رموز طب — کتاب العمدہ معالجات طب جدید — ذوق شباب — طب العرب — شاہین عمل رہنمائے بایو کیمک

ملنے کا پتہ کتب خانہ طب جدید۔ شاہدرہ۔ لاہور

بواسیر

حضم:۔ خونی و بادی ہر قسم کی بواسیر کے لئے بفضلہ تعالیٰ سو فیصدی یہ دوا کامیاب ثابت ہوئی ہے قیمت دو روپے نو آنے

درد گردہ

علاج گردہ:۔ گردہ اور مثانہ میں درد پتھری اور پیشاب لک رک کر آنا یا مثانہ میں پیپ۔ پیشاب کی ہر قسم کی مرض کے لئے از حد مفید ہے۔ قیمت پانچ روپے

ملنے کا پتہ

دی بنگال ہومیو فارمیسی۔ ریلوے روڈ قادیان

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

اعلان بحالی حصص

بورڈ آف ڈائرکٹرز نے ان اختیارات کی رو سے جو اسے آرٹیکل آف ایسوسی ایشن کی دفعہ ۱۹ کے ماتحت حاصل ہیں۔ ان تمام حصص کو (سوائے ان حصص کے جو ضبط ہونے کے بعد دوبارہ فروخت ہو چکے ہیں) جو وقتاً فوقتاً بحق کمپنی ضبط ہو چکے تھے ۱۲ فی حصہ تاوان ڈال کر بحال کر دیا ہے۔ اس لئے ایسے حصہ دار جن کے حصص اس وقت تک ضبط ہو کر دوبارہ فروخت نہیں ہوچکے یکم جون ۱۹۴۵ء تک اپنے حصص کی بقایا رقوم معہ تاوان کمپنی کے دفتر میں ادا کر کے۔ اپنے حصص بحال کرالیں۔ تاریخ مذکورہ گزرنے کے بعد ایسے حصص جو بحال نہ کرائے جائیں گے۔ بدستور سابق کمپنی کے حق میں ضبط رہیں گے

المعلن مینجنگ ڈائرکٹر

OSHAN RADIO HOUSE BATALA

دوستو! آپ کو ریڈیو مرمت کے لئے لاہور یا امرتسر جانے کی ضرورت نہیں آپ کے نزدیک بٹالہ میں ریڈیو مرمت کی نئی دکان کھل گئی ہے —!

اتوار کے دن احمدیہ تعلیم القرآن کلاس کے ... قادیان پر ملاقات کریں } پروپرائٹر سردار منگل سنگھ ریڈیو ڈیلر بٹالہ

لنڈن۔ ۲۵ مارچ۔ مغربی محاذ پر زیریں رائن کے پار جنرل منٹگمری کا نیا حملہ اس وقت پورے زوروں پر ہے۔ پہلے دن ہی اتحادی فوج نے ۲۵ میل لمبے محاذ پر چار مورچے قائم کر لئے۔ اور تین سے پانچ میل تک آگے بڑھ گئی۔ اب اس فوج کے اگلے دستے ان اتحادی سپاہیوں سے جا ملے ہیں۔ جو بذریعہ پیراشوٹ آگے اتارے گئے تھے۔ جرمنوں نے بڑے زور کا مقابلہ شروع کر دیا ہے۔ نویں امریکن فوج نے بھی بارہ میل چوڑا مورچہ بنا لیا ہے۔ تیسری فوج نے بھی اپنا مورچہ اور بڑھا لیا ہے۔ کل اتحادی ہوائی جہازوں نے دشمن کے مورچوں پر حملے کرنے کے لئے دس ہزار اڑانیں کیں۔ گذشتہ پانچ دنوں میں جرمنی پر پچاس ہزار ٹن بم برسائے جا چکے ہیں۔ کل رات پھر برلین پر حملہ کیا گیا۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے اٹلی کے اڈوں سے اڑ کر بھی برلین پر بمباری کی۔

مارشل سٹالن کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ روسیوں نے بوڈاپسٹ اور جھیل بیلاٹان کے درمیان ایک نیا حملہ کیا ہے۔ اور ساٹھ میل لمبے مورچہ پر چالیس میل آگے بڑھ گئے ہیں۔ ایسٹ سے تین میل جنوب مغرب کی طرف نائیسا کے شہر پر روسی فوج کا قبضہ ہو چکا ہے۔ نیز یہ کہ مارشل ژوکاف کی فوجوں نے سٹیٹن کے پاس دریائے اوڈر کو پار کر لیا ہے۔ اس علاقہ میں ٹینکوں کی زبردست لڑائیاں ہو رہی ہیں۔

واشنگٹن۔ ۲۵ مارچ۔ دو سو سے زیادہ امریکن بمباروں نے مریانہ کے اڈوں سے اڑ کر خاص جاپان میں ناگویا کے اہم صنعتی شہر کو نشانہ بنایا۔ اور یہاں طیارہ سازی کے کارخانہ پر سخت بمباری کی۔ اس شہر پر یہ پانچواں حملہ تھا۔ جس سے دشمن کو کافی نقصان پہنچا۔ جاپان اور فارموسا کے درمیان بعض اور جزائر پر بھی حملے کئے گئے۔ اوکے ناوا کی ہوائی چھاؤنی پر بھی بڑے زور کا حملہ کیا گیا۔

کانڈی۔ ۲۵ مارچ۔ برما میں مانڈلے سے اسی میل جنوب کی طرف مائیکلا میں جاپانیوں نے اتحادی مورچوں پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ مگر اسے کامیابی سے روک لیا گیا۔ اور ڈیوٹ پر قبضہ بھی کر لیا۔

واشنگٹن ۲۵ مارچ۔ جاپان کے

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

وزیر اعظم نے ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ آیو جیما کے ہمارے ہاتھ سے نکل جانا جنگی لحاظ سے ہمارے لئے سخت افسوسناک ہے۔ امریکہ سرزمین جاپان پر حملہ کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ مگر جاپان کسی صورت میں غیر مشروط طور پر ہتھیار نہ ڈالے گا۔ وزیر اعظم نے یہ بھی اعلان کیا۔ کہ ٹوکیو کو بہت جلد خالی کر دیا جائیگا۔

لنڈن۔ ۲۵ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ لارڈ ویول نے انگلستان پہنچکر انڈیا آفس میں اپنا کام شروع کر دیا ہے۔

رائے ہے۔ کہ اتحادی فوجوں کا آئندہ حملہ ہند چینی پر ہوگا۔ اس امکان کے پیش نظر جاپانیوں نے بھی وہاں زبردست کمک بھیجدی ہے۔

لنڈن ۲۵ مارچ۔ کل جنرل منٹگمری کی فوجوں کے دریائے رائن کو پار کرنے کا منظر مسٹر چرچل نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ آپ نے برطانی سپاہیوں کے نام ایک پیغام میں ان کے اس کارنامہ کی بہت تعریف کی

نیو یارک ۲۵ مارچ جاپانیوں نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ انہوں نے خلیج بنگال میں جزائر

نمائندگان مجلس مشاورت کی خدمت میں ضروری گزارش

مجلس مشاورت ۱۳۲۰ ہش میں نظارت تعلیم و تربیت کی تجویز کے متعلق حضرت مصلح موعود امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کثرت آراء کے حق میں یہ فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ "جس جماعت کے چندہ دہندگان کی تعداد بیس یا بیس سے زیادہ ہو۔ وہ لازماً روزانہ اخبار الفضل منگوائے۔ اور جس کے چندہ دہندگان اس سے کم ہوں۔ وہ کم سے کم الفضل کا خطبہ نمبر خریدے۔" اب جبکہ زمیندار جماعتوں کے حالات بھی بہت بہتر ہو چکے ہیں۔ جملہ نمائندگان کو خاص توجہ فرما کر اپنی اپنی جماعت کے متعلق اس بات کا اطمینان کر لینا چاہیئے۔ کہ آیا وہ اس فیصلہ کی تعمیل کرنے کی استطاعت رکھتے ہوئے بھی غافل تو نہیں رہی۔ اور انفرادی طور پر بھی مؤثر طور پر تحریک کرنی چاہیئے۔ تاکہ ہر ذی استطاعت روزانہ الفضل منگوائے۔ یا کم از کم خطبہ نمبر ہی منگوائے۔ اور اپنے غیر احمدی و غیر مسلم احباب کو باقاعدہ پڑھا کر تبلیغ کے فرض کی ادائیگی کی کوشش کرے کیونکہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کے فرمان کے مطابق "ساعت اقدام آ چکی ہے یا آنے والی ہے"۔ اس لئے اب غفلت میں پڑے سونے کا وقت نہیں۔ بلکہ خدا کے موعود مصلح موعود کی آواز کی طرف ہر آن کان رکھنے کا وقت ہے۔ اور ہشیار رہتے ہوئے "ساعت اقدام" کے اعلان کا انتظار کرنا ہی آپ کو پہلی گھڑی میں ثواب حاصل کرنے کی توفیق دلا سکتا ہے۔ اور اس مبارک ساعت کا اعلان اور اس سے متعلق حضرت مسیح موعود ایدہ اللہ کے فرمودہ جملہ احکام جلد سے جلد پہنچانے کی سعادت الفضل کو ہی نصیب ہوگی۔ انشاء اللہ۔ اس تحریک کے ذریعہ نمائندگان مجلس مشاورت کو بالخصوص اور جملہ احباب کرام کو بالعموم الفضل کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ امید ہے۔ کہ احباب جماعت اس سلسلہ میں پوری سرگرمی سے کوشش فرما کر ممنون فرمائیںگے۔

(مینیجر الفضل)

لارڈ موصوف نے ایک بیان میں کہا۔ کہ ان کا دورہ مختصر ہوگا۔

پیرس ۲۵ مارچ۔ فرانسیسی حکومت نے ہند چینی کے لئے ایک نیا آئین منظور کیا ہے۔ جس کے مطابق اس ملک کے آزاد ہونے پر وہاں فیڈرل گورنمنٹ بنائی جائیگی۔ جس کے سب وزراء اسی ملک کے باشندے ہونگے۔ گورنمنٹ کا صدر گورنر جنرل ہوگا۔

لنڈن۔ ۲۵ مارچ فوجی مبصروں کی

انڈیمان کے جنوبی حصہ میں ایک برطانی تباہ کن جہاز کو غرق کر دیا۔ اور ایک کو نقصان پہنچایا۔ ایڈمیرل نمٹس نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکہ کا ایک طیارہ بردار جہاز آیو جیما کے قریب ڈوب گیا۔

لنڈن ۲۵ مارچ۔ جرمن ریڈیو نے جرمن عوام کو متنبہ کیا ہے۔ کہ اتحادی فوجیں برلین کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ اس لئے انہیں خبردار رہنا چاہیئے۔

ہندوستان کی آزادی کے متعلق آنریبل سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی سکیم پر اخبار لنڈن ٹائیمز کا لیڈنگ آرٹیکل

لنڈن ۲۳ مارچ۔ مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ اخبار ٹائیمز ۲۰ مارچ نے اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں لکھا ہے۔ کہ آنریبل سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی وہ سکیم جو انہوں نے اپنے اس آرٹیکل میں بیان کی ہے۔ جو دوسری جگہ اسی صفحہ پر درج ہے۔ گو وہ مسلم نقطہ نگاہ سے لکھی گئی ہے۔ لیکن بلاشبہ مدبرانہ نقطہ نگاہ کی مظہر ہے۔ اور سر موصوف کے وسیع تجربہ پر جو انہیں اپنے ملک کی خدمت کے سلسلہ میں انتظامی ڈپلومیٹک اور جوڈیشل امور میں حاصل ہے۔ دال ہے۔ اس سے دوسرے نقطہ ہائے نگاہ کے کماحقہٗ بیان و تفہیم کے لئے نیا راستہ کھل جاتا ہے۔ اس طرح یہ آرٹیکل ہندوستان کے مسئلہ پر فرقہ وارانہ جھگڑوں اور کشمکش کی بجائے محققانہ اور پر از معلومات مفید بحث کا موقعہ پیدا کرتا ہے۔

واشنگٹن۔ ۲۵ مارچ۔ مسٹر روزویلٹ نے ایک شخص مسٹر آبرے ولیم کو ایک اہم دیہاتی سکیم کا ایڈمنسٹریٹر نامزد کیا تھا۔ مگر سینٹ نے اس بناء پر اس تقرر کو مسترد کر دیا۔ کہ مسٹر ولیم کمیونسٹ اور مذہب سے بیگانہ ہیں۔

شیلانگ ۲۵ مارچ۔ آسام میں مسلم لیگ کی وزارت ٹوٹ چکی۔ اور اب وہاں کولیشن وزارت قائم ہو چکی ہے۔ بعض کانگرسی ممبر بھی وزارت میں شامل ہیں۔ وزیر اعظم سر سعد اللہ ہی رہینگے۔

لنڈن ۲۵ مارچ۔ یہ خبر پھیل رہی ہے۔ کہ روسی گورنمنٹ آبنائے باسفورس اور درہ دانیال کے متعلق ترکی کے ساتھ معاہدہ میں